السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بہت سے مسلمان ملکوں میں ہم یہ مشاہدہ کرتے ہیں کہ قاریوں سے اجرت پر تلاوت کروائی جاتی ہے سوال یہ ہے کہ قاری کے لئے قراءت کی اجرت لینا جائز ہے؟ کیا تلاوت کی اجرت دینے والا گناہگار ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید کی تلاوت خالص عبادت الٰہی اور تقرب الٰہی کے حصول کا زریعہ ہے۔ تلاوت اور دیگر تمام عبادات کے لئے یہ ضروری ہے کہ انہیں مسلمان محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے سر انجام دے اور اسی سے ثواب کو طلب کرے مخلوق سے اس کا بدلہ یا صلہ نہ چاہے یہی وجہ ہے کہ سلف صالح سے مردوں کے لئے یا محفلوں اور مجلسوں میں لوگوں سے اجرت لے کر قرآن پڑھنا ثابت نہیں ہے۔ نہ آئمہ دین میں سے کسی سے ثابت ہے۔ کہ انھوں نے اس کا حکم یا اس کی اجازت دی ہو۔ اور نہ ہی ائمہ کرام میں سے کسی سے یہ ثابت ہے کہ اس نے تلاوت قرآن کی اجرت لی ہو بلکہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اور محض اس سے حصول ثواب کے لئے تلاوت کیا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے بھی یہی حکم دیا ہے۔ کہ جو شخص قرآن پڑھے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے مانگے لوگوں سے سوال کرنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ سنن ترمذی میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ان کا گزر ایک قصہ گو کے پاس سے ہوا جو قرآن پڑھ کر سوال کر رہا تھا آپ نے ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

من قراء القرآن فلیسال اللہ بہ فانہ سیجیء اقوام یقرءون القرآن یسالون بہ الناس (جامع ترمذی مسند احمد)

''جو شخص قرآن پڑھے تو وہ اللہ تعالیٰ ہی سے سوال کرے۔ عنقریب کچھ لوگ ایسے بھی آئیں گے جو قرآن پڑھ کر لوگوں سے سوال کریں گے۔''

باقی رہا قرآن کی تعلیم یا اس کے ساتھ دم کر کے اجرت لینا یا کوئی ایسا عمل جس کا نفع غیر قاری تک بھی پہنچے تو صحیح احادیث سے اس کا جواز ثابت ہے۔ جیسا کہ حدیث ابو سعید میں ہے کہ ایک آدمی نے سورت فاتحہ کے ساتھ دم کر کے شفاء حاصل ہونے پر مریض سے بطور اجرت بکریوں کا ایک ریوڑ لیا تھا اور حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کی ایک عورت سے شادی کے لئے مہر یہ مقرر کیا کہ اسے جس قدر قرآن یاد ہے وہ عورت کو بھی یاد کرا دے۔ لیکن جو شخص نفس تلاوت پر اجرت لیتا ہے۔ یا تلاوت کرنے والوں کی ایک جماعت کو اجرت پر بلاتا ہے تو وہ سلف صالح رحمة اللہ علیہ کے اجماع کے خلاف کرتا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ

جلد دوم